Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۸ وفا ۱۳۲۹ ہش	۸ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۵۹

معذرت افسوس ہے کہ کاتب کی غلطی اور مصحح کی بے پرواہی کی وجہ سے "الفضل" کی اشاعت ۷ جولائی ۱۹۵۰ء میں پہلے صفحہ پر "اخبار احمدیہ" کے زیر عنوان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطلاعات صحت کا مقام دونوں جگہ بجائے کوئٹہ کے ربوہ لکھا گیا ہے۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں احباب درست فرمالیں (ادارہ)

شمالی کوریا کے خلاف تمام دفاعی سرگرمیوں کو اقوام متحدہ کی کمان کے تحت لانے پر غور

لیک سکسیس ۷ جولائی۔ چند گھنٹوں کے اندر اندر اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کا ایک غیر معمولی جلسہ شروع ہونے والا ہے جس میں کوریا میں شمالی کوریا کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کے لئے تمام سرگرمیوں کو ایک کمان کے ماتحت لانے کے معاملے پر غور کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس قرارداد پر اس طرح غور ہوگا کہ کن ذرائع کو بروئے کار لا کر شمالی کوریا کے خلاف تمام ملکوں کی کمان یک جا کر کے اقوام متحدہ کی کمان کے ماتحت کر دیا جائے — پیونگ یانگ ۷ جولائی۔ شمالی کوریا کے ریڈیو نے دعوے کیا ہے۔ کہ ان کی فوجیں جنوب کی طرف برابر بڑھ رہی ہیں۔ اور دشمن کے سامان لانے اور پہونچانے والے راستوں کو کاٹ توڑ دیا گیا ہے۔ سونگ وان اور شونان کی درمیانی سڑک پر قبضہ ہو گیا ہے۔ دوسری طرف امریکی اگلے مورچوں کے ترجمان نے دعوے کیا ہے۔ کہ شمالی کوریا کی فوج کی پیشقدمی کو کسی حد تک روک لیا گیا ہے۔ امریکی فوجوں نے ایک اہم پل کو توڑ دیا ہے۔ اور دعوے کیا ہے کہ مسلسل بمباری سے دشمن کے ۸ ٹینک ۱۵۶ موٹریں گیارہ ریلوے انجن اور ۲۸ ڈبے تباہ کر دیئے ہیں۔

ٹوکیو ۷ جولائی خبر آئی ہے کہ جنوبی کوریا میں امریکی فوجوں نے شوان کے جنوب کی طرف ۴۵ میل ہٹ کر نئے دفاعی مورچے تیار کر لئے ہیں۔ فوجی مبصروں کا کہنا ہے کہ امریکی فوجیں ان اگلے دفاعی مورچوں سے شمالی کوریا کے حملوں کو پسپا کر سکیں گی۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکی فوجوں کو کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ یہ پسپائیاں آدمیوں کی کمی کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ شمالی کوریا کے پاس فوجی مبصروں کے اندازے کے مطابق اس وقت ۱۵ ڈویژن فوج ہے۔ اور ہر ڈویژن میں ۵-۵ ہزار سپاہی ہیں۔ اس وقت بڑے حملہ میں ان کی دو ڈویژنیں حصہ لے رہی ہیں۔

نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی علالت

لاہور ۷ جولائی۔ محترم نواب عبداللہ خان صاحب کو بخار کم ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کورین ساحل کی بحری ناکہ بندی کے تمام نتائج کا ذمہ وار امریکہ ہوگا

امریکہ کو حکومتِ روس کا انتباہ

ماسکو ۷ جولائی۔ آج ماسکو میں مقیم امریکی سفیر کو حکومت روس کی طرف سے ایک مراسلہ دیا گیا۔ جس میں واشگاف الفاظ میں یہ مرقوم تھا کہ سارے کورین ساحل کی بحری ناکہ بندی سے جو نتائج برآمد ہوں گے۔ امریکہ کو اس کے لئے براہ راست ذمہ وار ٹھہرایا جائے گا۔ حکومت روس نے امریکہ کے اس فعل کو اس کا ایک اور جارحانہ اقدام قرار دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر نے روسی وزیر خارجہ سے ملاقات میں کوریا کے سلسلے میں مصالحت کے لئے کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی۔ لہذا حکومت کی طرف سے ان کی تجویز کا جواب دینا ضروری خیال نہیں کیا گیا۔ ایک اور خبر کے مطابق حکومت روس نے برطانیہ کی اس تجویز کو منظور نہیں کیا کہ روس اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے کوریا میں جنگ کی آتش کو ٹھنڈا کر دے۔

غلام محمد کا عزم واشنگٹن

لنڈن ۷ جولائی پاکستان کے وزیر خزانہ بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن سے لیک سکسیس کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں سے واشنگٹن جائیں گے۔ جہاں پاکستان کی صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے قرضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمگیر بنک کے اعلیٰ افسروں سے بات چیت کریں گے۔

لاہور اور کراچی میں مزید ہوائی سروس

لاہور ۷ جولائی۔ اورینٹ ایرویز نے کراچی اور لاہور کے درمیان ہر پیر اور جمعرات کو بھی ایک ڈکوٹہ سروس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلے پر ۱۳ جولائی سے عمل شروع ہوگا۔ اس کے ساتھ اورینٹ کی کراچی اور پشاور کے درمیان منگل اور جمعہ کی سروس باقاعدہ جاری رہے گی جس کے طیارے لاہور اور پنڈی بھی اترتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۲۹ جولائی سے کراچی اور کوئٹہ کے درمیان بھی ہوائی سروس بحال کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۷ جولائی وزیر اعظم پاکستان نے آج جنوبی افریقہ کے اقتصادی امور کے وزیر اور جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر سے ملاقات کی۔

مختصر لیکن اہم

واشنگٹن ۷ جولائی۔ پاکستان کے بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمگیر بنک کے رکن بن جانے کا اعلان اگلے ہفتے کے آخر میں ہو جائے گا۔ ابتدائی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ رکنیت کے دستخط وزیر خزانہ پاکستان فرمائیں گے۔

نئی دہلی ۷ جولائی۔ پنڈت نہرو نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کے ادارے کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ روس سلامتی کونسل میں واپس آ جائے اور کمیونسٹ چین رکن بن جائے۔ آپ نے کہا کوریا کی جنگ کے عالمگیر بن جانے کا اتنا ہی امکان ہے جتنا نہ بن جانے کا خیال

لنڈن ۷ جولائی۔ برطانیہ نے امریکہ کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے کہ کوریا کی جنگ کے پیش نظر کمیونسٹ چین کو تیل سپلائی نہ کیا جائے۔ برطانیہ کا کہنا ہے کہ یہ تیل محض شہری آبادی کے لئے ہے۔

تھل میں آبادکاری کی رفتار

لاہور ۷ جولائی۔ علاقہ تھل کی آبادکاری کے متعلق حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کام کافی تیزی سے جاری ہے۔ ۱۹۴۹ء کے اواخر میں ۸۲ نئے گاؤں آباد ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۵۲ گاؤں ستمبر ۱۹۴۹ء کے صنعتی تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی قائم ہونے کے بعد آباد ہوئے۔ ان دیہات کے سوا باقی تمام گاؤں اپریل ۱۹۵۰ء تک بالکل آباد ہو چکے تھے۔ باقی سال رواں میں ۸۰ نئے دیہات آباد کئے جائیں گے۔ اور اپریل ۱۹۵۰ء کے بعد ترقی کی رفتار دوگنی کر دی جائیگی۔ دراصل اس سلسلے میں بعض اخبارات نے جو باتیں شائع کی ہیں۔ ان میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

ہم نے صرف قرارداد تسلیم کی ہے ہم جنوبی کوریا کو فوجی امداد نہیں دینگے

نئی دہلی ۷ جولائی۔ آج اخباری نمائندوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے ہمارے سلامتی کونسل کی قرارداد کو تسلیم کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جنوبی کوریا کو کوئی فوجی امداد دیں گے۔ اول تو یہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔ دوسرے اس سے کوئی چنداں فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ نے کہا ہماری فوجیں ہندوستان کے بنیادی دفاع کے لئے ہیں۔ وہ دور دراز کے جنگی میدانوں میں لڑنے کے لئے نہیں ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کی۔

خدام الاحمدیہ کا نیا پروگرام

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اس طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے۔ تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے۔ جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی۔ تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قیام خدام الاحمدیہ کے وقت جو تقریر فرمائی۔ اس کا اقتباس مندرجہ بالا سطروں میں محفوظ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کا منشاء خدام الاحمدیہ کے قیام سے نوجوانوں میں روحانیت کا پیدا کرنا تھا۔ نوجوان ایک تنظیم کے ماتحت ان طریقوں پر عمل پیرا ہوں۔ جن سے ان میں روحانیت پیدا ہو۔ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کریں تا خدا تعالےٰ ان کی صحیح رہنمائی کر کے جماعت کو ترقی دے۔ وہ خدا رسیدہ انسان بنیں۔ اور خدا کی مخلوق کی خدمت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں تا دنیا کے لئے نمونہ بن سکیں۔ اور دنیا ان سے سبق سیکھے اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے گذشتہ سالوں میں خدام کو اس طرف توجہ دلائی مگر افسوس ہے کہ ہم نے پورے طور پر حضور کے منشاء کو پورا نہیں کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وہ توقعات پوری نہ ہو سکیں جو حضور کو جماعت کے نوجوان طبقہ سے تھیں۔ اور جن کو پورا کرنے کے لئے حضور نے نوجوانوں کی یہ تنظیم قائم فرمائی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی صدارت اپنے ہاتھ میں لے کر نوجوانوں کی تنظیم کے کام کو بھی خود اپنے ذمہ لیا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ اراکین مجلس کے سامنے ایک پروگرام پیش فرمایا گو وقت کی قلت کے پیش نظر حضور اس کی تفصیل بیان نہ فرما سکے۔ تاہم مختصراً حضور نے جو پروگرام خدام کے حوالے فرمایا۔ اس کا خلاصہ مجالس کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے

۱۔ حضور نے تنظیم کو مکمل اور مضبوط کرنے کی خاص طور پر تاکید فرمائی۔ جب تک یہ تنظیم مکمل نہ ہو گی اور خدام میں اپنے افسران کی اطاعت کا جذبہ پیدا نہ ہو گا۔ ہمارے کام اور پروگرام مکمل نہیں ہو سکتے۔

۲۔ حضور نے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے اوقات میں سے زیادہ تر وقت ایسے کاموں میں صرف کریں۔ جس سے ان کی روحانیت ترقی کرے اور وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکیں مثلاً

الف۔ نماز باجماعت کی پابندی۔ ہر جگہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ جس جگہ اس قسم کا انتظام نہ ہو۔ کوئی مسجد نہ ہو اور گھروں میں نماز پڑھنی پڑے وہاں کسی گھر میں اذان دے کر اور گھر کے افراد کو ساتھ ملا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔

ب۔ ذکر الٰہی:۔ حضور نے فرمایا۔ کہ خدام کو ذکر الٰہی کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ اس سے روحانیت بڑھتی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی خاموش بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی تحمید و تمجید کی جائے۔ انسان اس وقت گویا خدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ ہر نماز کے لئے کم از کم پندرہ منٹ پہلے مسجد میں آ کر بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے نوجوان طبقہ خدا تعالےٰ کا ذکر کرے۔ اور استغفار کرے۔

ج۔ خدام شعائر اللہ کا احترام کریں۔ ڈاڑھی رکھیں۔

د۔ خدمت خلق کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔ یہ نہایت ہی اہم کام ہے۔ خدام سے اپنے مقامی حالات کے ماتحت مختلف قسم کے ایسے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اور مقامی طور پر سوچے جا سکتے ہیں۔ جن سے خدمت خلق کی عادت پڑے

ہ۔ بہادری کا خلق اپنے اندر پیدا کریں۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خواہ مخواہ جا کر دوسروں سے لڑنا شروع کر دیا جائے یہ بہادری نہیں ہے۔ بہادری یہ ہے کہ دوسروں کے ظلم کو بخوشی برداشت کیا جائے یہ بھی ایک فن ہے۔ جو ہمارے نوجوانوں کو سیکھنا چاہیئے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ ہم ایسے مواقع پر جہاں مقابلہ کرنا ضروری ہو اور خاموش رہنا بزدلی ہو۔ وہاں بھی خاموش رہیں۔ بلکہ جہاں ہم میں طاقت ہو اور ہم مقابلہ کر کے دوسروں کی مار کا جواب دے سکتے ہوں وہاں ہم صبر سے کام لیں اور مسکین اور مظلوم بن جائیں مظلوم بننے سے زیادہ کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔ مار کھا کر اور گالیاں سن کر اس کو برداشت کرنا بہادری ہے۔ مگر بے غیرتی والی مار نہیں۔ ایثار اور محبت والا کام اور ہے اور بے غیرتی والا کام اور ہے۔

یہ مختصر پروگرام ہے۔ جو خدام کے سامنے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر رکھا بے شک یہ مختصر ہے۔ لیکن اگر اس پر ہم پورے طور پر عمل کریں۔ اور ہر جگہ کے قائدین اور خدام اسکو اپنا لیں۔ اور اپنا فرض قرار دے لیں تو دنیا دیکھے گی۔ کہ کتنی جلدی ہی نوجوان جو دنیا کو کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کے فضل کو جذب کر کے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرتے ہیں۔

حضور نے ہماری رہنمائی فرما دی۔ اور ہمیں رستہ بتا دیا۔ اب ہمارا کام اس رستہ پر چل کر اپنی منزل مقصود کو حاصل کرنا ہے۔ پس آؤ مل کر منظم کوشش کریں۔ اور اس وقت ہمارے لئے کامیابی حاصل کرنے کے جو دروازے کھولے گئے ہیں۔ ان میں سے گذر کر اپنے خدا کو پائیں کہ یہی ہماری اصل مراد ہے اور یہی ہمارا اصل مقصود ہے۔ جب ہم خدا کو اپنا بنا لیں گے۔ تو دنیا کی پرواہ ہی کیا ہے۔ یہ ہمارے خدا کی مخلوق ہے خود بخود ہمارے پاؤں پر گرے گی

پس

"اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے۔ اور اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہے ہی کیا جتنی یہاں کی زندگی ہے اور نہیں۔ مگر خدا تمہارا نام جانے گا اور جس کا نام خدا جانتا ہو۔ اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا"

(خاکسار عبد الباسط قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ) (الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء)

کیا احرار مسلم لیگ کے وفادار بن سکتے ہیں؟

احرار کے نام ان کے لیڈر جناب چوہدری افضل حق صاحب کی وصیت

جناب چوہدری افضل حق صاحب نے "احرار بڑھنے والی طاقت ہے وہ کانگرس اور لیگ سے بے نیاز ہو کر بڑھے گی" کہتے ہوئے اپنے آخری خطبہ صدارت میں احرار کو بطور وصیت فرمایا تھا کہ:۔

"احرار دوستو! اپنے ایمان کو مضبوط رکھو۔ جماعت کی وفاداری کو مقدم سمجھو کوئی تمہیں سرمایہ دار لیگ کا ایجنٹ بن کر لیگ کی طرف بلائے گا۔ کوئی سرمایہ دار کانگرس کا ایجنٹ کانگرس کی دعوت دے گا۔ سب کی سن کر جماعت سے وفادار رہو" (خطبات احرار صفحہ ۱۰۰)

اس وصیت کے بعد ماننا پڑے گا کہ احرار اگر ان کا ایمان مضبوط ہے۔ تو وہ کبھی بھی مسلم لیگ کے وفادار نہیں بن سکتے۔ پس ان کا مسلم لیگ میں شامل ہونا وقتی مصلحت ہو تو ہو۔ ان کی وفاداری مسلم لیگ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ سوال یہ ہے کہ کیا احرار نے اپنے رہبر سے بڑے لیڈر کی وصیت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ یا وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ مسلم لیگ کے ذمہ دار اراکین کے لئے بھی یہ بات قابل غور ہے (ابو العطاء جالندھری)

شکایات

عدم وصولی پرچہ کی اطلاعات ماہ اپریل مئی ۱۹۵۰ء میں غیر معمولی طور پر وصول ہوئیں۔ جس پر ڈاکخانہ کو بذریعہ مراسلہ اخبار توجہ دلائی گئی۔ امید ہے کہ اب احباب کو پرچہ باقاعدہ مل رہا ہو گا۔ جماعت کے عہدیدار اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر جماعتی طور پر اطلاع کر کے تسلی فرمائیں اور دفتر ہذا کو کیفیت سے مطلع فرمائیں ممنون ہوں گا۔ (مینیجر)

ولادت

میرے لڑکے عزیزی شریف احمد کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار رحمت علی حجام موضع لنگ۔ ضلع گجرات

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۵۰ء

ایک عالم حق کا فرض

مودودی صاحب نے اپنے ایک مکتوب میں جو آپ نے ملتان جیل سے لکھا تھا۔ اور جو معاصر تسنیم ۲۸ر جون ۱۹۵۰ء میں "مسئلہ ملکیت زمین" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے فرمایا ہے:۔

"یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جب اسلامی نظام کے قیام سے قبل ایک مدت دراز تک سارا لین دین اور معاشی کاروبار غیر اسلامی قوانین پر چلتا رہا ہو۔ تو اس مدت کی ساری ہی ملکیتیں مشتبہ ہو جاتی ہیں۔ خواہ وہ زمینیں ہوں یا مکانات یا کپڑے اور برتن اور فرنیچر اور سواریاں یا بینکوں کے ڈیپازٹ۔ یا تجارتی کمپنیوں کے حصے یا اور دوسری قسم کی جائیدادیں اب یہ بہر حال ممکن نہیں ہے۔ کہ اسلامی نظام قائم ہونے پر ان سب کو منسوخ کر کے نئی تقسیم کی جائے۔ یا ان میں سے ہر ایک کی Origin معلوم کی جائے۔ اور صرف ان ملکیتوں کو باقی رکھا جائے۔ جو اسلامی قانون کے لحاظ سے جائز طریقہ پر حاصل کی گئی ہوں۔ بالعموم تو وہی اختیار کرنا پڑیگا۔ جو قرآن میں متعدد مواقع پر کسی چیز کی حرمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یعنی یہ حکم Retrospective Effect نہیں رکھتا۔ آئندہ کے لئے اپنے عمل کی اصلاح کرو۔ البتہ جن خاص امور میں ہم کو متعین طور پر معلوم ہو۔ کہ ظلم اور بے انصافی کی کوئی مخصوص شکل کسی بڑے پیمانے پر رائج رہی ہے۔ اور اسکی تحقیق و تلافی انصاف کے ساتھ کی جا سکتی ہو۔ ایسے معلومات میں مذکورہ بالا عام اصول سے ہٹ کر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔"

ہم نے یہ لمبی عبارت اس لئے نقل کی ہے۔ تا کہ مودودی صاحب کا مطلب واضح طور پر سمجھ میں آجائے۔ آپ نے قرآن کے مطابق عام اصول اس بات کو قرار دیا۔ کہ پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا۔ (یعنی یہ حکم Retrospective Effect نہیں رکھتا) آئندہ کے لئے اپنے عمل کی اصلاح کرو۔ اور اس عام اصول کی استثناء یہ بتائی ہے۔ کہ "جن امور میں ہم کو معین طور پر معلوم ہو۔ کہ ظلم اور بے انصافی کی کوئی مخصوص شکل، کسی بڑے پیمانے پر رائج رہی ہے۔ اور اسکی تحقیق و تلافی انصاف کے ساتھ کی جا سکتی ہو۔ ایسے معاملات میں مذکورہ بالا عام اصول سے ہٹ کر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے اس اصول کو اس مکتوب میں آگے چل کر زمینداریوں کے تعلق میں اس طرح بیان فرمایا ہے، اصول یہ ہے کہ منسوخ اسے کیا جائیگا جس کا ناجائز ہونا ثابت ہو جائے۔ نہ کہ ہر اس جائیداد کو جس کا جائز ہونا ثابت نہ ہو۔

مودودی صاحب نے جو اصول بیان کیا ہے۔ کہ اسلامی احکام Retrospective Effect نہیں رکھتے۔ صحیح و درست ہے۔ کیونکہ جیسا کہ مودودی صاحب نے بھی کہا ہے۔ قرآن کریم کسی چیز کی حرمت بیان کرتے ہوئے جو "پہلے ہو چکا سو ہو چکا" کے اصول کا حامی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زمانۂ جاہلیت کی تمام ملکیتوں کو قائم رہنے دیا۔ اور ایک بھی ایسی مثال نہیں۔ کہ آپ نے تحقیقات فرمائی ہو۔ اس لئے معلوم نہیں۔ کہ مودودی صاحب نے یہ استثنائی قاعدہ کہاں سے نکالا ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کوئی حدیث پیش کی جا سکتی ہے؟ اول تو جب ایک اصول نص صحیح سے ثابت ہو۔ اسکی استثناء بھی نص صحیح ہی سے ثابت ہونی چاہیئے۔ اگر نص صحیح نہ مل سکے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعامل سے تو کم از کم ثابت ہو۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب آئندہ انتخابات میں نمایاں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور جس طرح قاعدہ ہے۔ کہ دوسری لادینی پارٹیاں اپنے اپنے منشور عوام کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ تا کہ عوام کو اپنی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دلائی جا سکے۔ اسی طرح مودودی صاحب نے بھی کیا ہے۔ چونکہ آج کل جاگیرداری اور زمینداری کا سوال خواص و عام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس لئے آپ نے بھی دنیاوی پارٹیوں کی طرح مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس کے متعلق ایک بیان جاری کر دیا جاوے۔ ورنہ اس سوال کو صالح قیادت کو برسر اقتدار لانے اور صالح رائے عامہ پیدا کرنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے قرآن کریم کا اصول کہ "جو ہو چکا سو ہو چکا" بیان کرنے کے بعد "تحقیقات" کا جوڑ بھی لگا دیا ہے۔ حالانکہ نہ نص صحیح اور نہ احادیث میں اس اصول کا کوئی نام و نشان ہے۔ کہ جب حکومت بدل جائے۔ تو نئی حکومت پہلی ملکیتوں کے جائز و ناجائز معلوم کرنے کے لئے تحقیقاتی کمیشن بٹھا سکتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ خود آپ نے تسلیم کیا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ تبدیلیٔ حکومت پر ہر جائیداد کی (Origin) معلوم کی جا سکے۔ اور پہلے حقوق کو منسوخ کر کے از سر نو تقسیم کی جا سکے۔

آپ نے ابھی حال میں ملکیت زمین کے مسئلہ پر ایک کتابچہ شائع فرمایا ہے۔ اس لئے ہمارا اعتراض یہ نہیں ہے۔ کہ آپ نے اس مسئلہ کے متعلق بیان کیوں دیئے ہیں۔ ہمارا اعتراض صرف یہ ہے۔ کہ آپ نے "تحقیقات" کا جوڑ محض انتخابی مہم کے پیش نظر لگایا ہے۔ تا کہ ان لوگوں کو مطمئن کیا جا سکے۔ جو جاگیرداروں اور زمینداریوں کے مٹانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ اپنے اس استثنائی اصول کے متعلق کوئی دینی بنیاد پیش نہیں کر سکے۔ محض "البتہ" سے کام لے کر فرما دیا ہے کہ بعض چیزوں کے متعلق تحقیقات ضروری ہے۔

اس امر پر اس بات سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ جب بعض حلقوں کی طرف سے آپ پر جاگیرداروں اور زمینداروں کی حمایت کا الزام سختی کے ساتھ لگایا گیا۔ تو آپ کے "دوستوں" نے "تحقیقات" کے متعلق زیادہ زور دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ عزیز زبیدی صاحب نے اپنے ایک مضمون "مسئلہ جاگیرداری" میں جو معاصر تسنیم ۶ رجولائی ۱۹۵۰ء میں صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جاگیرداری اور زمینداری کی طبقاتی جنگ کو ہوا دینے والے اشتراکی انقلاب لانے کے لئے زمین ہموار کر رہے ہیں۔ اس لئے تحقیقات کے بغیر فیصلہ دینے پر بھی یہی طبقہ مجبور کر رہا ہے۔ تا کہ ان کے نظریہ کے مطابق زرعی جائیداد کی شخصی ملکیت کا خاتمہ ہو جائے۔ بعد میں دوسری قسم کی انفرادی ملکیتوں کو قومی ملکیت میں تبدیل کرنا آسان ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ طبقہ جاگیروں کی تنسیخ کا اندھا دھند مطالبہ کر رہا ہے۔ ورنہ یہ بھی کوئی قابل نزاع بات تھی۔ کہ تحقیقات کی جائے۔"

اگر اصولی اعتبار سے کوئی جاگیر بھی جائز نہیں ثابت ہو سکتی۔ (جیسا کہ ظن غالب ہے) تو معترض طبقہ کو اضطراب کس چیز کا ہے۔ ڈر کس بلا کا ہے۔ اور اس قدر ناراضگی اور برہمی کیوں ہے۔ "تحقیقات" تو آئینی کارروائیوں کی جان ہے۔ آخر اس کو کیوں بلاوجہ نظر انداز کر دیا جائے۔"
(تسنیم ۶ر جولائی ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ "اقامت دین" کے اس حلقہ میں دینی مسائل پر کیا کیا موثرات اپنا کام کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جب جزو کو کل سمجھ کر سوچا جائے۔ تو صراط مستقیم سے ہٹ کر فروعی بھول بھلیوں میں گم ہو جانے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔ جس حلقہ میں دین کو نری سیاست سمجھا جا چکا ہے۔ وہ دینی بنیادوں پر غور کرنے کی بجائے زیادہ تر موقع شناسی کا سہارا ہی لینے پر مجبور ہے۔ ورنہ ایک عالم حق کے لئے اس ضمن میں پہلا سوال یہ نہیں ہے۔ کہ فلاں فلاں کو کس طرح خاموش کیا جائے۔ بلکہ پہلا سوال یہ ہے۔ کہ اس مسئلہ کی صحیح دینی صورت کیا ہے۔

ولادت

(۱) خاکسار کے برادر خورد عزیز عبدالمجید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۵۰ء کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ عزیز مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سلسلہ کا بھانجا ہے۔ اور اس کے والد عبدالمجید صاحب آجکل کاروباری سلسلہ میں ابادان (ایران) گئے ہوئے ہیں۔ ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے بھی احباب دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ خاکسار عبدالحکیم احمدی ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

(۲) خاکسار کے ہاں ۳۰ر مئی ۱۹۵۰ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ نے منیرہ خانم نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ نیز صحت و تندرستی و عمر درازی عطا کرے۔ خاکسار اقبال احمد ایاز واقف زندگی کنری سندھ)

درخواست دعا

بندہ پر آج کل مخالفوں کی طرف سے ہر رنگ میں پرزور مخالفت ہو رہی ہے۔ خدا کے فضل سے تمام اہل و عیال صبر اور سکون سے برداشت کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ۱۲/۵ کو فوجداری کیس ہے جو مخالفوں پر ہم نے دائر کیا ہوا ہے۔ اسکی کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ میاں نور الحسن احمدی۔

رمضان کا آخری مُبارک عشرہ

دوست ان ایام میں دعاؤں اور نوافل کی طرف خاص توجہ دیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور)

میری صحت اس وقت تک کسی لمبے تحقیقی مضمون کی اجازت نہیں دیتی بلکہ اب بھی ہر روز ہلکا بخار ہو جاتا ہے لیکن کسی نیکی کے موقع کو ضائع کرنا بھی بڑی محرومی ہے اس لئے دوستوں کے فائدہ اور خود اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے ذیل کا قلم برداشتہ نوٹ الفضل میں بھجوا رہا ہوں۔

ایک دو روز میں رمضان کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ جس طرح عبادت کے لئے رمضان کا مہینہ گویا سال بھر کے بارہ مہینوں کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ کا نچوڑ اس کا آخری عشرہ ہے اور پھر اس آخری عشرہ کا نچوڑ لیلۃ القدر ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں آیا کرتی ہے۔ اس عشرہ کے متعلق مومنوں کی مادرِ مشفق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:-

اِذَا دَخَلَ العَشرُ شَدَّ مِئزَرَہٗ
وَاَحْیٰ لَیلَہٗ وَاَیقَظَ اَھلَہٗ (بخاری)

"یعنی جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کو باندھ لیتے تھے اور اپنی راتوں کو (جو گویا انسانی زندگی کا مُردہ حصّہ ہوتا ہے) زندگی کی روح سے معمور کر دیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کو بھی خدا کی عبادت کے لئے بیدار رکھتے تھے۔"

یہ کیسے شاندار الفاظ ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے امت کے آقا و سردار اور اپنے سرتاج کی عبادت کا نقشہ کھینچنے کے لئے استعمال فرمائے ہیں۔ یقیناً کوئی بہتر سے بہتر مصوّر بھی اس سے زیادہ دلکش تصویر نہیں تیار کر سکتا۔

شَدَّ مِئزَرَہٗ میں جہاں اس طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان مبارک ایام میں اپنی کمر کو کس کر گویا ایک مستعد اور جاں نثار خادم کی طرح اپنے آقا کے حضور استادہ کھڑے رہتے تھے وہاں ان الفاظ میں (جن کے لفظی معنی ازار کے کسنے کے ہیں) اس طرف بھی اشارہ ہے کہ آپؐ رمضان کے ان آخری ایام میں اپنی بیویوں کے پاس جانے سے بھی کنارہ کشی فرماتے تھے۔ کیونکہ حقیقۃً یہی روزہ کی باطنی روح ہے کہ مومن اپنے عمل سے ثابت کر دے کہ وہ خدا کے رستہ میں نہ صرف اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے بلکہ اسے اپنی نسل کی قربانی پیش کرنے میں بھی ہرگز کوئی تامل نہیں۔

اور اَحْیٰ لَیلَہٗ کے الفاظ میں یہ اشارہ ہے کہ خدا کی سچی عبادت انسان کے اپنے نفس میں ہی زندگی کی روح نہیں پھونکتی بلکہ اردگرد کی مُردہ چیزوں میں بھی زندگی کی زبردست لہر پیدا کر دیتی ہے۔ یہ وہی لطیف نکتہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے کہ:-

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یعنی پہلے ہم قرآن شریف کو صرف اپنی ذات میں ایک زندہ چیز خیال کرتے تھے جس طرح کہ موسےٰ کا عصا بظاہر بے جان ہونے کے باوجود ایک زندہ چیز تھا۔ لیکن جب سوچا تو نظر آیا کہ وہ صرف اپنی ذات میں ہی زندہ نہیں بلکہ حقیقۃً زندگی بخش بھی ہے۔ کیونکہ جو چیز بھی اس کے ساتھ چھوتی ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے۔

اور لَیلَہٗ (اپنی رات) کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی راتیں ویسے ہی ہمیشہ عبادت کے ذریعہ زندہ رہتی تھیں تو پھر اس شاندار زندگی کا کیا کہنا ہے جو ایک پہلے سے زندہ چیز کو آپ کی مخصوص عبادت سے حاصل ہو جاتی تھی۔

بالآخر اَیقَظَ اَھلَہٗ کے لطیف الفاظ بھی ایک خاص حقیقت کے حامل ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج عام ایام میں بھی تہجد کی نماز کے لئے اٹھا کرتی تھیں تو پھر آخری عشرہ کے تعلق میں خاص طور پر ایقظ اھلہ کے الفاظ استعمال کرنے میں اس کے سوا کیا اشارہ ہو سکتا ہے کہ یہ راتیں ازواج مطہرات کی گویا علی الخصوص جاگتے ہی کٹتی تھیں۔

پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اہل و عیال کا یہ پاک نمونہ تھا تو دوسرے لوگوں کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ کو عموماً اور رمضان کے آخری عشرہ کو خصوصاً خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیں اور آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت مقرر کرنا بھی دراصل اسی لطیف تحریک کی غرض سے ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ظاہر ہے اعتکاف ایک قسم کی عارضی اور وقتی رہبانیت ہے اور گو خدا کی حکمتِ ازلی نے مسلمانوں کو دائمی رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ لیکن اعتکاف کی عبادت سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارا خدا کم از کم یہ ضرور چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی میں چند ایام ایسے بھی آئیں کہ وہ گویا دنیا کے دھندوں سے کلیۃً کٹ کر صرف خدا کے لئے زندگی گذار سکیں۔

بہرحال رمضان کا آخری عشرہ ایک نہایت ہی مبارک عشرہ ہے اور دوستوں کو اس عشرہ میں اپنے آقا کی مبارک سنت کے مطابق شَدَّ مِئزَرَہٗ وَاَحْیٰ لَیلَہٗ وَاَیقَظَ اَھلَہٗ کا کم از کم کچھ تو نمونہ پیش کرنا چاہئیے۔

پھر جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے اس عشرہ میں ایک رات ایسی آتی ہے جو اس مخصوص عشرہ کی بھی جان اور گویا روح کی روح ہے۔ اس رات کو اسلام میں لیلۃ القدر کا نام دیا گیا ہے۔ جس کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ یعنی (۱) عزت اور بڑائی کی رات جس میں انسان خدا کا قرب حاصل کرتا ہے (۲) قوت اور قدرت والی رات جو ہر گرے ہوئے شخص کو اوپر اٹھانے کی طاقت رکھتی ہے بشرطیکہ وہ خود اپاہج ہو کر نہ بیٹھ جائے اور (۳) وہ رات جس میں ہر شخص کی قدر اور پہنچ علیحدہ علیحدہ پہچانی جاتی ہے۔ اور خدا کے فرشتے دیکھ لیتے ہیں کہ کون کس پانی میں ہے۔ اس رات کو خدا کی ازلی حکمت نے (جو مومنوں کو تکیہ کر کے بیٹھ جانے سے بچانا چاہتی ہے) اخفا کے پردہ میں رکھا ہے۔ البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر ضرور فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یعنی اکیسویں رات یا تیئسویں رات یا پچیسویں رات یا ستائیسویں رات یا انتیسویں رات۔ اور حدیث میں زیادہ امکان ستائیسویں[27] رات کا بیان کیا گیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت ابی بن کعبؓ نے ایک موقعہ پر قسم کھائی کہ لیلۃ القدر یہی ستائیسویں[27] رات ہے (صحیح مسلم) ممکن ہے کہ یہ اس مخصوص سال کے متعلق ہو۔ مگر بہرحال اتنا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر رمضان کی ستائیسویں رات جمعہ کی رات ہو تو وہ خدا کے فضل سے بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اور عقل بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جس رات میں تین برکتیں جمع ہو جائیں یعنی اوّل جمعہ کی برکت جو گویا ہفتہ بھر کی نمازوں کی عید ہے اور دوسرے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق رات کی برکت اور تیسرے ستائیسویں[27] رات کی برکت جس کی طرف حدیث میں اشارہ ملتا ہے تو بہرحال اتنا تو ظاہر ہے کہ اسے خدا کی مخصوص برکتوں سے خالی نہیں سمجھا جا سکتا۔ گو پھر بھی کسی ایک رات پر تکیہ کر کے بیٹھ جانا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کوئی دوسری رات ہو اور اس طرح انسان اصل لیلۃ القدر کی برکات سے محروم ہو جائے۔ اور بہرحال جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش میں زیادہ راتیں جاگے گا وہ لازماً زیادہ ثواب بھی پائیگا اور یہی اس کے اخفا کا راز ہے۔

حدیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ رمضان کی انتیسویں[29] رات بھی بڑی برکتوں والی رات ہوتی ہے چنانچہ جب ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی برکتوں اور بخششوں کا ذکر فرمایا تو بعض صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہی لیلۃ القدر ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں یہ تو نہیں کہتا مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ (چونکہ یہ رات بسا اوقات رمضان کی آخری رات ہوتی ہے اور بہرحال طاق راتوں میں وہ لازماً آخری رات ہوتی ہے) اس لئے جس طرح ایک شفیق مالک اپنے مزدور کی مزدوری ختم ہوتے ہی فوراً اجرت دینے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارا آسمانی آقا بھی انتیسویں[29] رات کو اپنے بندوں کو بڑھ چڑھ کر اور نقد بنقد اجرت دینے کے لئے گویا بے قرار رہتا ہے۔ (مسند احمد)

پس میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ اس رات کی برکت کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گویا رمضان کا آخری تیر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریق تھا کہ آپؐ رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے حتیٰ کہ حدیث میں آتا ہے کہ اس مہینہ میں آپؐ کا ہاتھ صدقہ و خیرات میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا وہ ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی اور لازماً آپؐ کا یہ صدقہ و خیرات رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ عید کے قریب جو صدقۃ الفطر مقرر کیا گیا ہے اس میں بھی یہی حکمت ہے کہ ایک تو اس ذریعہ سے رمضان کے آخر میں رمضان کی کمزوریوں کا کفارہ ہو جائے اور دوسرے عید کے مخصوص موقعہ پر غریب بھائیوں کی امداد کا بھی ایک رستہ کھل جائے۔ پس صاحب توفیق دوستوں کو

رمضان میں صدقہ وخیرات کے پہلو کی طرف سے بھی ہرگز غافل نہیں رہنا چاہیئے اور فطرانہ تو بہر حال بشرط استطاعت مسلمان پر فرض ہی ہے۔

رمضان کے مہینہ کو دعاؤں اور ان کی قبولیت کے ساتھ بھی خاص تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

اذا سالک عبادی عنّی فانّی قریب اُجیب دعوۃ الداع اذا دعانِ۔ (سورۃ بقرہ)

"یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کے متعلق پوچھیں تو ان سے کہدو کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو زیادہ وسعت اور زیادہ قبول کرتا ہوں۔"

پس نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جسے رمضان جیسا مبارک مہینہ میسر آئے اور وہ اس میں خدا سے دعائیں کر کے اپنے لئے اور اپنے خاندان اور اپنی قوم کے لئے برکات کا ذخیرہ جمع کر لے اور دعاؤں کے لئے کوئی تخصیص نہیں کہ صرف دین کی دعائیں ہوں اور دنیا کی دعائیں نہ ہوں بلکہ حسب ضرورت اور حسب حالات ہر قسم کی دعائیں مانگی جا سکتی ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی شخص کو دنیا کی کوئی ایسی اشد ضرورت درپیش ہے جو اس کی توجہ کو منتشر کر رہی ہے تو اسے چاہیئے کہ ضرور اس دنیوی ضرورت کے لئے دعا کرے ورنہ وہ اس شخص کے حکم میں آجائے گا جو پیشاب اور پاخانہ کی فوری اور شدید ضرورت کے وقت بھی نماز پڑھنے کے لئے چلا جاتا ہے اور پھر نماز میں بے چین رہ کر پریشان خیالی میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے حکم دیا ہے کہ پیشاب اور پاخانہ وغیرہ کی شدت کے وقت نماز پڑھنے کی بجائے پہلے اپنی حاجت کو رفع کرو اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو۔ پس گو اصولی طور پر دینی دعائیں بہرحال زیادہ ضروری اور زیادہ مقدم ہیں لیکن اگر کسی شخص کو کوئی دنیوی ضرورت پریشان کر رہی ہو اور وہ اس کی طرف سے توجہ نہ ہٹا سکے تو اس کے لئے وقتی طور پر اس دنیوی ضرورت کی طرف توجہ دینا زیادہ مقدم ہو جاتا ہے۔ ہاں جس شخص کی ساری دعائیں دنیا ہی کے لئے وقف ہوتی ہیں وہ ہرگز سچا مومن نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ ایک طرح سے وہ قرآنی وعید فَمِنْهُم

فی الحیوٰۃ الدنیا کے ماتحت آتا ہے پس اعلیٰ مقام یہی ہے کہ عام حالات میں دینی اور جماعتی دعاؤں کو مقدم کیا جائے اور اگر خدا کسی شخص کو یہ توفیق دے کہ اس کی ساری دعائیں ہی دینی اور جماعتی ضرورتوں کے لئے وقف ہوں اور اس کی دنیوی ضرورتیں اس کے دل میں ہرگز کوئی پریشان خیالی نہ پیدا کر سکیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسے شخص کی دنیوی ضرورتوں کو خدا خود پورا فرمائے گا کیونکہ خدائے غیور و ودود سے یہ بات قطعاً بعید ہے کہ ایک شخص اپنی ساری دعائیں اس کے دین اور اس کی جماعت کے لئے وقف کر دے اور وہ پھر بھی اسے دنیا کی ذلت اور نادادی اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی لعنت میں مبتلا رکھے ایسے شخص کے لئے یقیناً زمین خود برکت کی فصل اگائے گی اور آسمان اس پر بے مانگے رحمت کی بارش برسائے گا۔ بشرطیکہ وہ صبر اور رضا کے مقام پر قائم ہو۔ مگر افسوس کہ ایسے لوگ کم ہیں بہت کم۔

بہرحال میں اپنے عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں سے کہتا ہوں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں گھڑوں کو بالخصوص اپنی راتوں کو زندہ کریں اور اپنے اہل و عیال کو بھی بیداری کی تحریک کریں اور بہرحال ان بابرکت لیل و نہار کو خاص نوافل اور قرآن خوانی اور ذکر الٰہی اور دعاؤں اور صدقہ وخیرات میں گذاریں اور گو رمضان کی مخصوص نفلی نماز تہجد ہے لیکن دوستوں کو دن کے نوافل کو بھی نہیں بھلانا چاہیئے جو ضحیٰ کی نماز کی صورت میں مقرر کئے گئے ہیں۔ اور نوافل میں یہی حکمت ہے کہ جس طرح ایک محبت کرنے والی ماں خوراک کا وقفہ لمبا ہو جانے پر اپنے بچے کو نیند سے جگا کر بھی دودھ پلاتی ہے تا اس میں کمزوری نہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہمارا حکیم و علیم خدا عشاء اور صبح کی نمازوں میں وقفہ لمبا ہو جانے پر اپنے بندوں کو رات کے وقت جگاتا ہے کہ اٹھو تمہاری دو عبادتوں کا درمیانی وقفہ لمبا ہو گیا ہے اس لئے ہمت کرو اور اٹھ کر یہ تھوڑی سی روحانی غذا کھا لو۔ اور یہی حکمت ضحیٰ کی نماز میں ہے کہ چونکہ صبح اور ظہر کی نمازوں کے درمیان بھی وقفہ زیادہ لمبا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس وقفہ میں بھی ایک نفل نماز رکھ دی گئی ہے تاکہ سچے مومنوں پر خدا کی جدائی کا زمانہ لمبا ہو کر روحانی کمزوری کا باعث نہ بن جائے۔ مگر دوسری طرف کمال حکمت سے ان نمازوں کو فرض بھی نہیں کیا گیا تاکہ وہ بوجھ کا باعث بھی نہ بن جائیں اور خود بخود

خوشی سے پڑھنے کے نتیجہ میں ثواب بھی زیادہ ہو اس لئے ایک حصہ کو فرض قرار دیدیا گیا اور دوسرے کو نفل۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اشراق یا چاشت کی نماز کوئی جدا گانہ نماز نہیں بلکہ یہی ضحیٰ کی نماز ہے جسے لوگوں نے زیادہ نام دے دیئے ہیں اور بعض انہیں غلطی سے الگ الگ سمجھنے لگ گئے ہیں۔

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر مومن مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کو دور کرنے اور اس سے تائب ہونے کا عہد کرے تاکہ اس کا رمضان صرف ایک جنرل ٹانک ہی ثابت نہ ہو بلکہ کسی معیّن بیماری کا علاج بھی مہیا کرے۔ ظاہر ہے کہ قریباً ہر انسان میں کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ پس ہر انسان اپنے دل میں اپنی کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اس کے متعلق خدا سے عہد کر سکتا ہے کہ میں آئندہ اس بدی کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ مثلاً (۱) نمازوں میں سستی (۲) روزوں میں سستی (۳) زکوٰۃ میں سستی (۴) چندوں میں سستی (۵) تبلیغ کی طرف سے بے توجہی (۶) مرکز کے ساتھ وابستگی میں بے توجہی (۷) احمدیت کے مخصوص احکام میں غفلت (۸) اولاد کو احمدیت اور اسلام کی تعلیم پر قائم کرنے میں غفلت (۹) والدین کی خدمت کرنے میں غفلت (۱۰) بیوی یا خاوند

کے ساتھ بدسلوکی (۱۱) ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی (۱۲) گالی گلوچ کی عادت (۱۳) بدنظری کی عادت (۱۴) وعدہ خلافی کا مرض (۱۵) قرض لے کر واپس نہ کرنے کا مرض (۱۶) کاروبار میں بددیانتی (۱۷) رشوت ستانی (۱۸) بیوی کو بے پردہ کرنے کی طرف میلان (۱۹) سینما کا شوق (۲۰) تمباکو نوشی کا چسکہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں سے کسی ایک متعلق انسان اپنے دل میں خدا سے عہد کر کے رمضان میں تائب ہو سکتا ہے اور ایسے شخص کو یہ بے نظیر خوشی بھی حاصل ہوگی کہ میرا یہ رمضان میرے لئے بہرحال روحانی برکت سے خالی نہیں گیا۔ کیونکہ وہ معیّن طور پر جانتا ہوگا کہ میں نے خدا کے فضل سے اس رمضان میں فلاں کمزوری پر غلبہ حاصل کیا ہے۔

جماعتی دعاؤں میں (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ پر درود (۲) اسلام اور احمدیت کی ترقی (۳) موجودہ جماعتی امتحان میں جماعت کی سرخروئی (۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور لمبی عمر اور حضور کے کاموں میں برکت (۵) جماعت کے مبلغین اور دیگر کارکنوں کی خدمات کی مقبولیت (۶) درویشان قادیان کے نیک مقاصد کے حصول اور (۷) جب تک قادیان بحال نہیں ہوتا مرکز ربوہ کے استحکام کیلئے دعاؤں کو خاص طور پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ اور یقیناً جو شخص خدا کے کام کو مقدم رکھتا ہے اسے خدا بھی اپنی توجہ میں مقدم رکھیگا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۵ جولائی ۱۹۵۵ء

"اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو! بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو"

مجالس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دفتر دوم کے متعلق حضور کے اس حکم کی تعمیل باقی ہے کہ:۔

"کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

ایک لاکھ تینتیس ہزار روپے کے وعدوں میں سے سات ماہ کے عرصہ میں ۷۵ ہزار روپے سے زائد وصول ہونی چاہیئے تھی۔ مگر اس وقت تک صرف تینتیس ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بیرونی مشنوں کو تبلیغی اخراجات کے لئے رقم بھجوانا تو الگ رہا دفتر کے روزمرہ اخراجات بھی چلانا مشکل ہیں۔ جملہ قائدین و دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس طرح انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گھر بہ گھر پھر کر وعدے لئے تھے۔ اسی طرح اب ان وعدوں کی وصولی کے لئے جدوجہد فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ

ساری کی ساری رقم ۲۹ رمضان سے پہلے پہلے وصول ہو جائے

یاد رہے آپ کی مجلس کے ذریعہ وصولی کی رپورٹ ہر ماہ حضرت اقدس کے حضور پیش ہوتی ہے

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

رمضان المبارک کی برکات اور فرائض

(از محترمہ امۃ القیوم صدیق صاحبہ ربوہ)

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ ہر مسلمان کے لئے خاص برکات، عبادات اور روحانی مجاہدات کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے "یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" یعنی اے مومنین کے گروہ تم پر روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فرض کئے گئے تم سے پہلے لوگوں پر۔ پھر آخر میں روزوں کا مقصد اور غرض بھی بتا دی کہ "لعلکم تتقون" تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور رمضان کے ان روزوں اور دیگر عبادات کو شیطانی حملوں سے بچاؤ کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کرو۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی تصدیق کرنا کہ خدا ایک ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس حدیث سے بھی رمضان المبارک کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ گویا اسلام کے پانچ بڑے بڑے بنیادی ستون ہیں جن میں سے ایک رمضان کے روزے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے ایمان اور اسلام کی عمارت میں ان پانچ ستونوں میں سے ایک بھی مفقود ہو گا۔ اس کی عمارت نہ صرف غیر مکمل کہلائے گی۔ بلکہ کھوکھلی ہو کر گر پڑے گی اور اس کا ایمان واسلام ضائع ہو جائے گا۔ پس اگر ہم اپنے اسلام وایمان کو مضبوطی سے قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ ہم رمضان المبارک کے روزوں اور اس میں آمدہ دیگر فرائض اور عبادات کو مکمل اور احسن طور پر سرانجام دیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے بطور ڈھال کے ہیں۔ ان میں کوئی شخص فحش اور جہالت کی باتیں نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اس سے گالی دے تو وہ دو دفعہ اسے کہہ دے "انی صائم" یعنی میں اس وقت روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ ایک روزہ دار کے منہ کی بو بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ اور اس مہینہ میں فرشتوں کا نزول کثرت سے ہوتا ہے۔ اور دعائیں خاص طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب رمضان کا مہینہ قریب آتا تھا۔ تو حضور اپنی کمر کو خوب مضبوط کر لیتے تھے۔ یعنی خاص عبادت اور دعاؤں کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اور اللہ جلشانہ' سے خود بھی بہت زیادہ دعائیں کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بھی کرواتے تھے۔ اور صحابیات بھی اس مبارک مہینہ میں صحابہ کے دوش بدوش روزے رکھتیں اور عبادتیں اور دعائیں کرتی تھیں۔ اور ذکر الٰہی وغیرہ میں صحابہ سے کسی رنگ میں بھی پیچھے نہیں رہتی تھیں پس آج ہماری احمدی بہنوں کا بھی فرض ہے کہ ان کے نمونہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رمضان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں بلکہ اپنے مردوں کو بھی زیادہ سے زیادہ عبادت اور دعائیں کرنے کی تحریک کرتی چاہیئے۔

صحیح بخاری میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام ریان ہے جس میں سے قیامت کے دن صرف روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے یقال این الصائمون کہا جائے گا۔ کہ روزہ رکھنے والے کہاں ہیں؟ پس سب روزہ رکھنے والے اس مبارک ومقرب دروازے سے اندر گزارے جائیں گے۔ اور ان کے سوا وہاں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور ان کے داخل ہو جانے کے بعد وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ کی خاطر رکھنے والے کے چہرہ کو ستر سال کے فاصلہ پر آگ سے دور رکھا جائیگا

روزوں کو ہم پر فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ اور اس میں عجیب وغریب حکمتیں رکھدی ہیں مثلاً روزوں کے ذریعہ ہماری ظاہری صحت اور معدہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ ایسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی نعمتوں کو چھوڑ کر روحانی لذات حاصل کرنے اور اس کی خاطر قربانیاں کرنے کی مشق ہوتی ہے۔ ایک غریب اور حبیب کی بھوک اور عزبت اور تکلیف کا احساس دل میں پیدا ہوتا ہے جس سے غریب اور حبیب کو کھانا کھلانے اور اس کی مدد کرنے کی تحریک اور روح ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزوں سے ہنگامی مصائب ومشکلات کو صبر سے برداشت کرنے کی علوت پیدا ہوتی ہے نیکی اختیار کرنے اور بدی سے دور رہنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر بہن بھائی کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بابرکت مہینہ سے زیادہ سے زیادہ روحانی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور دوسروں کو بھی فائدہ اٹھانے کی ترغیب دے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس مہینہ میں جب کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سارے دروازے اپنی مخلوق کیلئے کھول دیتا ہے اگر ہم سے سارے گزشتہ گناہ اور کمزوریاں اللہ تعالیٰ سے بخشوا لیں بلکہ آئندہ کی کامل اصلاح کر لیں

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے گئے ہیں فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال)

نمبر شمار	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنیوالوں کے	رقم ادا کردہ
۲۳۲	چوہدری محمد خان صاحب حوالدار کلرک سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰-۰-۰
۲۳۳	" سید محمد احمد شاہ صاحب کوہاٹ	۵۳-۰-۰
۲۳۴	سید منعم الحسن صاحب دفتر وکیل المال ربوہ	۴۴-۰-۰
۲۳۵	چوہدری غلام قادر صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۳۰۰-۰-۰
۲۳۶	حوالدار محمد اسمعیل صاحب چک 6/110 ضلع منٹگمری	۸۵-۰-۰
۲۳۷	منشی عبد الرحیم صاحب رحیم یارخان	۳۶-۰-۰
۲۳۸	چوہدری عبد القادر صاحب رحیم یارخان	۴۲-۸-۰
۲۳۹	سید اقبال احمد صاحب حال کراچی	۱۰-۰-۰
۲۴۰	کرنل عطاء اللہ صاحب دہلی، حال راولپنڈی	۱۵۰۰-۰-۰
۲۴۱	غلام محی الدین صاحب کوہاٹ	۳۶-۰-۰
۲۴۲	سید ارشاد احمد صاحب ہاشمی کراچی	۵۲-۰-۰
۲۴۳	میر مبارک احمد صاحب تالپوری کراچی	۱۱۱-۰-۰
۲۴۴	شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی	۱۰۵-۰-۰
۲۴۵	میر نور احمد صاحب تالپوری کراچی	۹۰-۰-۰
۲۴۶	مرزا عبد المرشد بیگ صاحب کراچی	۶۵-۰-۰
۲۴۷	" عبد الحکیم بیگ صاحب "	۸۹-۴-۰
۲۴۸	منشی کریم بخش صاحب کراچی	۳۵۰-۰-۰
۲۴۹	چوہدری عبد اللہ خان صاحب کراچی	۷۵۰-۰-۰
۲۵۰	" بشیر احمد صاحب "	۱۴-۰-۰
۲۵۱	مولوی عبد الحمید صاحب "	۱۵۰-۰-۰
۲۵۲	شیخ گلزار احمد صاحب "	۱۰۰-۰-۰
۲۵۳	محمد اشرف صاحب "	۱۰۰-۰-۰
۲۵۴	ملک جلال الدین صاحب بدین سندھ	۱۰۰-۰-۰
۲۵۵	ملک محمد الٰہی صاحب بدین سندھ	۱۰۰-۰-۰
۲۵۶	عبد الرحمٰن صاحب بدین سندھ	۲۰-۰-۰
۲۵۷	محمد اقبال صاحب سٹیشن ماسٹر بدین۔ سندھ	۱۰۰-۰-۰
۲۵۸	ملک ریاض احمد صاحب بدین سندھ	۲۰-۰-۰
۲۵۹	چوہدری عبد العزیز صاحب "	۲۰-۰-۰
۲۶۰	ملک عنایت اللہ صاحب "	۱۰-۰-۰
۲۶۱	محمد شفیع الٰہی بخش صاحبان بدین سندھ	۳۰-۰-۰
۲۶۲	ملک ظہور الدین صاحب بدین سندھ	۱۰۰-۰-۰
۲۶۳	چوہدری منور احمد صاحب کراچی	۹۰-۰-۰
۲۶۴	ملک الف خان صاحب "	۴۳-۰-۰
۲۶۵	چوہدری نذیر احمد صاحب "	۹۰-۰-۰
۲۶۶	فضل احمد صاحب بھیرے کلاں حال کراچی	۱۰-۰-۰
۲۶۷	محمود احمد صاحب کراچی	۶-۰-۰
۲۶۸	راجہ محمد سرور خان صاحب کراچی	۵-۱-۰
۲۶۹	شیخ عبد الرحمٰن صاحب کراچی	۲۶۰-۰-۰
۲۷۰	شیخ مظفر حسین صاحب کراچی	۲۳۵-۰-۰
۲۷۱	شیخ اعجاز احمد صاحب "	۱۵۰-۰-۰
۲۷۲	" محمد صدیق ومحمد شفیع صاحبان۔ کراچی	۳۰۰-۰-۰
۲۷۳	چوہدری سردار احمد صاحب کراچی	۱۰-۰-۰
۲۷۴	عبد المنان صاحب خالد۔ کراچی	۳۰-۰-۰
۲۷۵	چوہدری احمد خان صاحب کراچی	۴۴۰-۰-۰

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر صاحب کو مخاطب کیا کریں۔

وہ کیا ہی خوش قسمت اور بابرکت ہے وہ شخص جس نے رمضان شریف کا مہینہ پایا۔ اور اس سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا اور بدقسمت ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں ہر قسم کی توفیق دی۔ لیکن پھر بھی اس نے سستی اور غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے فائدہ نہ اٹھایا ہے اللہ ہمیں اس ماہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا تبادلہ شاہدرہ ریلوے سٹیشن سے گجرات کا ہو گیا ہے۔ میری اہلیہ قریباً دو سال سے بیمار چلی آتی ہیں۔ نیز میں بھی بعض مشکلات میں گھر پڑا ہوں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد صدیق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گجرات ریلوے سٹیشن این ڈبلیو آر)

(۲) میرے نانا جان قبلہ شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس ملٹری ہسپتال پشاور میں صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

(۳) اوکاڑہ کے صراف زرگران نے بوجہ مخالفت احمدیت میں چار ماہ سے بائیکاٹ کر رکھا ہے اور ہر رنگ میں مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی میرے ساتھ ملے یا کام کرے تو اس کو بے بانہ کر دیتے ہیں نیز مجھ سے کام کروانے والوں کے گھروں پر جا کر ان کو منع کرتے ہیں تمام احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ کریم ان کے ہر شر سے مجھے محفوظ رکھے آمین نیز بھائی مبارک احمد صاحب کی بھی کچھ مشکلات میں ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

روشن الدین ضیاء الدین احمد صراف
اوکاڑہ چوک کلال

(۴) میری چھوٹی ہمشیرہ کو بخار ہے۔ کافی دن ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار محمد داؤد احمد انبیٹی دواخانہ دار الشفا خانیوال)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

ربوہ کلاتھ ہاؤس (متصل سٹیشن ربوہ)

سے ہر قسم کا کپڑا بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

شیخ عبد الماجد ابن مولوی عبد القادر ربوہ

ضمیمہ احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کیلئے احمدی تاجروں کے پتے بھجوائیں

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن سنہ ۱۹۵۰ء کی اشاعت کیلئے احمدی تاجروں کے پتہ جات جلد از جلد درکار ہیں۔ تمام عہدیداران جماعت اور تاجر صاحبان سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا پتہ پر اپنے پتہ جات تفصیل کاروبار بھجوانے کا فوراً انتظام کریں:-

وکیل التجارت تحریک جدید پوسٹ بکس ۲۳۶ جودھامل بلڈنگ لاہور

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۳-۵ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

خوشخبری!

ہم مسرت سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہم جرمن کی مشہور سلائی کی مشین یونیوی VNIVI کے لئے پاکستان کے لئے ہول ڈسٹری بیوٹر مقرر ہوئے ہیں۔

یہ مشین ساخت میں اور دیگر تمام خوبیوں میں کسی مشین سے کم نہیں۔ اور ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کی قیمت مارکیٹ میں تمام مشینوں سے کم ہے

جو احباب نقد ضمانت داخل کر کے ضلع کی ایجنسی لینے کے خواہشمند ہوں وہ فوراً خط و کتابت کریں

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

مرکب افتیمین معدہ اور جگر کی خاص دوا قیمت ... گولی چار ... خان ...

مسٹر لیاقت علی خاں کی چرچل اور آغا خان سے ملاقات

لندن ۷ جولائی وزیر اعظم لیاقت علی خاں آئندہ اتوار کی صبح کو لندن سے کراچی کے لئے روانہ ہونے سے پہلے منگل کے دن نشر کئے جانے کے لئے اپنے امریکی اور کناڈی دورے برطانیہ کے متعلق اپنے تازہ ترین تاثرات اور بین الاقوامی صورت حال پر اپنی رائے کے متعلق ہم امنٹ کی ایک تقریر ریکارڈ کریں گے یہ خاصہ اہم پیغام ہوگا اور اب تک یہ مسودہ ہی کی شکل میں ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں کو اپریشن کے اثرات سے بسرعت افاقہ ہو رہا ہے اور ان کی تمام مصروفیات بدستور جاری ہے۔ کل قصر بکنگھم میں ہز میجسٹی شاہ جارج ششم سے آدھے گھنٹہ کی ملاقات کے دوران میں ملک معظم اور مسٹر لیاقت علی خاں مختلف معاملات پر گفتگو کرتے رہے۔ لیکن زیادہ وقت تازہ ترین عالمی حالات پر گفتگو میں صرف ہوا۔

سہ پہر کو مسٹر لیاقت علی کی مسٹر ونسٹن چرچل سے ملاقات کے دوران میں کوریا کی صورت حال اور ایشیا کی عام جنگی حالت پر بہت تفصیلی تبصرہ ہوا۔ پاکستان کے وزیر اعظم اور برطانیہ کے حزب مخالف کے لیڈر ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور دیر تک خوشگوار باتیں ہوتی رہیں — دن کے وقت کلیرج ہوٹل آنے والے ملاقاتیوں میں آغا خاں بھی تھے۔ وہ اور مسٹر لیاقت علی خاں ایک گھنٹہ سے زیادہ باتیں کرتے رہے۔

پاکستان ہاؤس میں سفیروں کی دعوت کا پہلے جو انتظام کیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے اب وزیر اعظم کے دوران قیام میں پاکستان کے لندنی مرکز میں صرف ایک دعوت دی جائے گی۔ جس میں برطانیہ میں رہنے والے پاکستانی اور کشمیری مدعو ہوں گے۔ (اسٹار)

امریکہ میں تھوک قیمتوں میں اضافہ

لندن ۷ جولائی۔ اس اندیشہ کی وجہ سے کہ کوریا کے واقعات سے عام جنگ شروع ہو جائے گی۔ امریکہ میں خریداری اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تھوک قیمتوں میں اتنا اضافہ ہو گیا ہے جو ۱۹۴۸ء سے اب تک نہیں ہوا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں غذا کی قیمتوں کی بنا پر تیار کردہ حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اضافہ گذشتہ سال اسی وقت کی قیمت سے ۷۵ فی صدی زیادہ ہے۔

بلجیم کے شہر برسلز میں اس سال سب سے زیادہ جنگی ہراس اس وقت پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بدحد کو غذائی سامان خریدنے کے لئے دوکانوں کے سامنے ہزاروں آدمیوں کی قطار کھڑی تھی۔ سلاد کا تیل کریٹ اور چاول ہنڈرڈ ویٹ (انگریزی وزن) کے حساب سے خریدا جا رہا تھا۔ ڈبے میں بند گوشت بہت تیزی سے فروخت ہو رہا تھا۔

برطانوی سفارت خانہ میں ایسے لوگوں کے بے شمار سوالات موصول ہوئے ہیں۔ جو

مسٹر لیاقت علی خاں کو انڈونیشیا کا دورہ

کراچی ۷ جولائی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کو دعوت ہوئی ہے کہ لندن سے لوٹتے وقت انڈونیشیا کی سیاحت کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں اس دعوت کو قبول کریں گے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ صدر جمہوریہ سوکارنو جب پچھلے دنوں کراچی تشریف لائے تو آپ نے مسٹر لیاقت علی خاں کو انڈونیشیا آنے کی دعوت دی۔ ایک اور سیاسی ذریعہ نے امید ظاہر کی کہ برمی وزیر اعظم تھاکن نو نے وزیر اعظم پاکستان کو برما آنے کی دعوت دیں گے۔

روس کی طرف سے جواب

لیک سکسیس ۷ جولائی آج روس نے سیکورٹی کونسل کی قرارداد کے متعلق سیکرٹری جنرل متحدہ لائی کے تار کا جواب ارسال کر دیا ہے

اس جواب میں روس نے اپنے اس تار کا ذکر کیا ہے۔ جس میں روس نے سیکیورٹی کونسل کی قرارداد کو خلاف آئین قرار دیا تھا۔

عراق کے ریجنٹ نے پاکستان آنے کی دعوت قبول کرلی

کراچی ۷ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ عراق کے ریجنٹ ہز رائل ہائی نس امیر عبد اللہ نے پاکستان کا دورہ کرنے کے متعلق گورنر جنرل پاکستان کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔

وزارت امور خارجہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ابھی ان کے دورہ کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی تاہم توقع ہے کہ اگلے سال کے شروع میں عالی جناب پاکستان تشریف لائیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ

جنوبی کوریا کی فوج اب جنگ میں کوئی حصہ نہیں لے رہی

لنڈن ۷ جولائی۔ کوریا کے ۱۵۰ میل طویل محاذ پر اشتراکی فوج کی جو اطلاع کے مطابق ۵۰،۰۰۰ پر مشتمل ہے جان توڑ سرگرمی کا مقابلہ امریکی گویا تنہا کر رہے ہیں۔ نامہ نگاروں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ فی الحال جنوبی کوریا کی فوج بالکل پیچھے ہٹ رہی ہے۔ اور سڑکوں اور ریلوں کے ذریعہ وہ جنوب کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک مقام پر امریکیوں کا ایک مختصر دستہ اشتراکی ٹینکوں اور فوجوں کی بڑی تعداد کا مقابلہ کر رہا تھا۔ اور نزدیک ہی جنوبی کوریا کے مسلح دستے موجود تھے جو پوری طرح لڑ سکتے تھے۔ لیکن وہ سب مخالف سمت کو چلے جا رہے تھے۔

بظاہر اشتراکی جنگ کی رفتار کو اس کوشش میں تیز کر رہے ہیں کہ امریکیوں کو طاقت حاصل کرنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اس وقت امریکی ہراول دستوں کی خاص کوشش یہ ہے کہ مؤثر کمک پہنچنے تک وقت حاصل کیا جائے۔ (اسٹار)

کوریا کی مہم کے طویل ہونے کا قرینہ

لنڈن ۷ جولائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اب اس حقیقت کو تسلیم کر رہا ہے۔ کہ کوریا کی مہم طویل اور خرچ طلب ہوگی۔ اس میں بہت سی جانیں قربان کرنی ہوں گی۔ اور اس کے لئے اسلحہ کی بہت بڑی مقدار ضروری ہوگی۔ جنوبی کوریا کو جلد آزادی دلانے کے خلاف سب سے بڑا عنصر یہ ہے کہ بحر الکاہل کے راستہ سے ۷۰۰۰ میل دور سامان بھیجنا پڑتا ہے۔ اور فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ چین اور روس بسرعت شمالی کوریا کو اسلحہ کی بڑی مقدار منتقل کر دیں گے۔ اس وقت شمالی کوریا کے پاس کم از کم ۹۵۰۰۰ مسلح آدمی ہیں جنہیں سویٹ ماہرین نے خاص طور پر تربیت دی ہے۔ اب برسات کی وجہ سے فوجی کارروائیوں میں جلد ایک طرح کا انجماد پیدا ہو جائے گا۔ یہ صورت موسم گرما کے آخر تک قائم رہے گی۔

امریکہ میں اس صورت حال کے پیش نظر چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور بعض فضائی مستقر اور افسران کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ فضائیہ نے بعض ماہرین سے کہا ہے کہ وہ جنگی خدمت کے لئے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کریں۔ بحری پر بجٹ کی پابندیاں اور دستوں کو طلب کرنے کے لئے منظور شدہ رقم میں اضافہ کی توقع کی جا رہی ہے۔ قرینہ ہے کہ کانگریس ۱۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کے دفاعی بجٹ کی تخفیف کو بھی نامنظور کر دے گی۔ امریکیوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ امن عالم کو خطرہ بڑھنے سے ٹیکسوں میں اضافہ اور ان کی معاشی خوشحالی میں تخفیف بھی ممکن ہے (اسٹار)

کوریا کی جنگ میں کناڈا کے بحری دستوں کی شرکت

اوٹاوہ ۷ جولائی۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں میں کناڈی بحری دستوں کی بھی شرکت کا امکان ہے۔ تین تباہ کن جہاز پرل ہاربر روانہ ہو گئے ہیں، جہاں ۱۲ جولائی کو ان کے پہنچنے کی توقع ہے ان کا کوریا جانا مشرق بعید کی صورت حال پر منحصر ہے (اسٹار)

آسٹریا میں شدید گرمی

وائنا ۷ جولائی اس صدی کی شدید ترین گرمی کی وجہ سے شہروں۔ کارخانوں اور جنگلات میں آتشزدگی کے مقابلہ کے لئے ملک کے تمام آگ بجھانے والے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ آسٹریا میں ۳۰ دستے ایک مربع میل میں جنگل کی آگ سے مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی مالی حالت میں اصلاح

کیپ ٹاؤن ۷ جولائی۔ جنوبی افریقہ کے سونے اور ڈالر کے ذخیرے جو گذشتہ جولائی میں گھٹ کر ۶،۰۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہو گئے تھے۔ اب ۱۵،۰۰،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی گذشتہ سال کے پہلے چار مہینوں میں سمندر پار کا خسارہ ۶۵۳،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ تھا اور اسی مدت کے لئے امسال صرف ۱۵۲۰۰،۰۰۰ پونڈ ہیں۔ اس کی وجہ سے درآمدی پابندیاں خصوصاً روزمرہ کے استعمال کی اشیاء پر کم کر دی گئی ہیں۔ لیکن اب تک پوری طرح مطمئن ہونے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کہ صورت حال میں موجودہ اصلاح کی وجہ پھلوں اور اون کی بڑی برآمد ہے۔ جو محض موسمی امر ہے۔ اور برابر قائم نہیں رہ سکتا (اسٹار)

مشرقی افریقہ میں ٹڈیوں کا خطرہ

لنڈن ۷ جولائی۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق مشرقی افریقہ میں صحرائی ٹڈیوں کے ایک نئے دل کو اب ناگزیر سمجھا جا رہا ہے مشاورتی کمیٹی جو ٹڈیوں کے متعلق قائم کی گئی تھی اس کا خیال ہے کہ خواہ کتنی ہی انسدادی تدابیر کیوں نہ اختیار کی جائیں اس خطرہ سے پوری طرح نجات پانا ممکن نہیں ہے (اسٹار)